© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

عشق نے انگڑائی لی جب نغمہ خواں ہوتے ہوئے
حسن جاگا نیند سے مست وجواں ہوتے ہوئے

میں ازل سے جا رہا ہوں اپنی منزل کی طرف
بے محابا کارواں در کارواں ہوتے ہوئے

اے پتنگے بن مثالِ شمع گر تو بن سکے
حاصلِ سوزِ وفا آتش بجاں ہوتے ہوئے

کچھ مٹے سے نقشِ پا بھی ہیں جنوں کی راہ میں
ہم سے پہلے کوئی گذرا ہے یہاں ہوتے ہوئے

برق بھی پروردۂ رنگِ چمن ہے اس لیے
دوست بھی ہے یہ حریفِ گلستاں ہوتے ہوئے

قوتِ دستِ جنوں گر ہے سلامت دیکھنا
دامنِ ہستی کو اک دن دھجیاں ہوتے ہوئے

اک نظر سے ان کی یہ سمجھا ہوں میں اے ہم نشیں
حسنِ ظن بھی ہے انھیں کچھ بدگماں ہوتے ہوئے

عہدِ گل میں کس لئے فکرِ نشیمن ہے تجھے
ڈالی ڈالی پر چمن کی آشیاں ہوتے ہوئے

پھر مرتب کر رہی ہے محفلِ سوز و وفا
خاکِ پروانہ وجودِ رائگاں ہوتے ہوئے

وقت پر غازہ بن جاتی نہ گر بوئے چمن
دیر لگتی انقلابِ گلستاں ہوتے ہوئے

میں نہیں ہوں ذمہ دار برہمیٔ کائنات
میں کہاں تھا ہوش میں گرمِ فغاں ہوتے ہوئے

کیا جنوں افزا ہے اب کے آمدِ فصلِ بہار
اڑ رہے ہیں ہم اسیرِ آشیاں ہوتے ہوئے

آکے بامِ عشق پر چشمِ حقیقت بیں سے دیکھ
اک زمیں ہے آسماں بھی آسماں ہوتے ہوئے

آستانِ دیرِ ہستی سے اٹھا لے سر الم
تا بہ کے دیکھے گا سجدے رائگاں ہوتے ہوئے

© rasailojaraid.com